۵

بیادِ مجلسِ شیخ الحدیث

افادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

ضبط و ترتیب ــــــ: ــــــ مولانا عبدالقیوم حقانی

صحبتے با اہلِ حق

واقعہ معراج کے بعض تفصیلات ۲۰ نومبر ۱۹۸۶ء درس ترمذی سے متعلق مسودات لے کر حسب معمول بعد العصر مجلس شیخ الحدیث میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ آج کی مجلس کے علمی مباحث، دلائل، استنباط مسائل تو حقائق السنن جلد دوم میں طبع ہو کر اہل علم حضرات کی خدمت میں انشاء اللہ پہنچ جائیں گے۔ تاہم واقعہ معراج سے متعلق ارشادات شیخ الحدیث کے بعض حصے ایسے بھی ہیں جس سے عام قارئین بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ لہٰذا پیشِ خدمت ہیں

واقعہ معراج کی تفصیلات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: کہ

لیلۃ المعراج کی صبح کو جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے تو راستہ میں اتفاقاً ابوجہل سے آپ کی ملاقات ہو گئی۔ جب اس کے سامنے تفصیلات آئیں عروج سموات، سیر ملکوت، انبیاء سے ملاقات، سدرۃ المنتہیٰ، مقام صریف الاقلام، قرب و تجلی کے مقامات جنت و جہنم کے مشاہدات اور مختلف عجائب اور واقعات سنے تو ابوجہل ان تفصیلات کو ایک مجنون کی باتوں سے کسی طرح بھی کم نہیں سمجھتا تھا کہنے لگا:

کیا یہ ساری باتیں آپ ایک کھلے مجمع میں عام لوگوں کے سامنے بھی بیان کر دیں گے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"مجھے اس کے بیان کر دینے میں کوئی باک نہیں۔"

ابوجہل نے لوگوں کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں اور واقعہ معراج کی تفصیلات و معجزات سننے کے لئے جمع کرنا شروع کر دیا۔

ابوجہل پیغام نبوت کی اشاعت کا ذریعہ بن گیا یہ خدا تعالیٰ کا کام اور اس کا تکوینی نظام ہے۔ کہ معجزات نبوت کی تشہیر، پیغام نبوت کی تبلیغ اور دین اسلام کی ترویج کے لئے لوگوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریر سننے کے لئے جمع کرنے کا کام اللہ تعالیٰ نے ابوجہل سے لے لیا۔ اس کی غرض کچھ اور تھی اس کے مساعی عداوت کے لئے تھیں۔ مگر اللہ نے اس میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعوت و تبلیغ کے راستے کھول دئے۔

حضرت صدیق اکبرؓ بہرحال اسی اثنا میں ابوجہل حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس حاضر ہوا اور ان کے سامنے واقعہ معراج کو ایک تمسخر، ٹھٹھہ اور من گھڑت افسانے کے رنگ میں پیش کیا اور کہا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے واقعات بیان کر رہے ہیں جو سراسر عقل و خرد کے خلاف ہیں کیا آپ اس پر اعتبار کرنے کو تیار ہیں؟

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا، جب یہ واقعات اور واقعہ معراج کی تفصیلات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں تو مجھے ان کی تصدیق و توثیق میں کوئی تامل نہیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا، سچ فرمایا۔ اسی روز حضرت ابوبکرؓ کا لقب صدیق پڑ گیا۔

بیت المقدس کے علامات اور قافلوں کی خبر بہرحال ابوجہل کی تحریک پر لوگ جمع گئے۔ اور واقعہ معراج کے تفصیلات کا بیان شروع ہوا تو قریش سنتے اور حیرت کا اظہار کرتے۔ بعض نے تعجب کیا، بعض نے تمسخر اڑایا۔ بعض نے تالیاں پیٹیں اور بطور امتحان بیت المقدس کے علامات دریافت کرنے لگے حق تعالیٰ نے بیت المقدس ان کے سامنے کر دیا۔ کفار سوال کرتے جاتے تھے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ دیکھ کر جواب دیتے جاتے تھے جب کوئی سوال باقی نہ رہا تو راستے کے واقعات دریافت کرنے لگے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی بتا دیا کہ

راستہ میں مجھے ایک تجارتی قافلہ ملا جو ملک شام سے مکہ واپس آرہا ہے۔ ان کا ایک اونٹ بھی گم ہو گیا تھا جو بعد میں مل گیا اور ان شاء اللہ تین روز بعد وہ قافلہ پہنچ جائے گا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ جیسا کہ آپ نے پیشین گوئی فرمائی تھی سورج جوں ہی طلوع ہوا قافلہ پہنچ گیا۔[۱]

حضرت خالدؓ بن ولید، اللہ کی تلوار یکم نومبر ۱۹۸۶ء حسب معمول بعد العصر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ نماز مغرب کا وقت قریب تھا۔ احباب و مخلصین، طلبہ اور معتقدین کا ہجوم تھا۔ ارشاد فرمایا۔ آج بھی ارادہ تھا کہ دارالعلوم حاضر ہو جاؤں اور کئی روز سے اسباق شروع کرنے کا بھی عزم کر رکھا ہے

---

[۱] بیہقی کی ایک روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ قافلہ بدھ کی شام تک مکہ پہنچ جائے گا جب بدھ کا دن ہوا اور سورج غروب کے قریب ہوا مگر قافلہ نہ پہنچا۔ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو کچھ دیر کے لئے روک دیا۔ حتیٰ کہ قافلہ پہنچ گیا (زرقانی جلد ۲ ص ۱۲۶)
بعض روایات میں قافلے کا صبح کے وقت مکہ مکرمہ پہنچنے کا ذکر آیا ہے۔ تو یہ عین ممکن ہے کہ دو قافلے ہوں ایک صبح کو پہنچا ہو اور ایک مغرب کو۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ایک ہی قافلہ ہو کچھ لوگ صبح پہنچے ہوں اور کچھ مغرب کو۔ علماء سیرت اس واقعہ کو حبس شمس کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ (عبدالقیوم حقانی)

مگر اچانک دورانِ سر کے اضافہ کی وجہ سے اس سعادت سے محروم ہوں، بدقسمتی ہے کہ طلبہ کی یہ خدمت میرے حصہ میں کم ہوتی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ معافی دے۔

باہر کے کئی ایک مہمان، بلوچستان سے مولانا سعید احمد کے علاوہ کلاچی کالج کے پرنسپل جناب محمد قاسم صاحب اور دارالعلوم کے مدرس مولانا سیف اللہ حقانی بھی تشریف فرما تھے۔ کسی مناسبت سے مولانا سیف اللہ کا اسم گرامی زیر بحث آیا۔ تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا۔

یہ نام مبارک ہے اور اللہ نے اس نام کی لاج رکھی ہے۔ حضرت خالد بن ولیدؓ مرض الموت میں تھے تو اپنے رفقاء سے فرمایا۔

کہ یاد رکھنا! موت نہ تو جنگ میں ہے نہ میدانِ کارزار میں۔ نہ تلوار اور نیزہ میں اور نہ دشمن کے زوردار حملہ میں۔ موت اللہ کی مرضی پر موقوف ہے۔ وہ جس رنگ میں چاہتے ہیں اسی رنگ میں موت واقع ہوتی ہے

حضرت خالد بن ولید نے فرمایا! دیکھو! میری تمہاری زندگی جہاد میں گذری میں نے ساری عمر دشمن سے مقابلہ کیا میرا وجود دشمن کی تلواروں اور نیزوں کے واروں سے زخمی اور چھلنی ہوا سارا جسم داغ داغ ہے مگر اس کے باوجود شہادت کی موت سے محروم رہا اور آج بستر مرگ پر موت کا انتظار کر رہا ہوں۔ یہ تقدیر کے فیصلے اور قسمت کی بات ہے۔

معلوم ہوا کہ موت نہ میدانِ کارزار میں جہاد اور لڑنے سے واقع ہوتی ہے اور نہ موت سے بھاگنے والے موت سے بچ سکتے ہیں۔

ائمہ اور محدثین حضرات فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید کی ہزار تمنا و دعا کے باوجود بھی شہادت نہ پانا دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد خطاب کا احترام تھا کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو سیف من سیوف اللہ کا خطاب دیا تھا۔ اچھی تلوار کا کام کاٹنا ہے کٹنا نہیں۔ حضرت خالد کفار کے لئے اسلام کی تلوار تھے۔ اگر کفار کے ہاتھ سے شہید ہو جاتے تو سیف من سیوف اللہ پہ حرف آتا تھا۔ لوگ کہتے یہ کیسے اللہ کی تلوار تھی جو کفار کے ہاتھ سے کٹ گئی۔

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا فرمودہ لقب کا احترام فرمایا۔ حضرت خالدؓ نے کفار کے حملوں یلغار اور میدانِ کارزار میں زندگی گزاری مگر پھر بھی خدا کے فضل سے محفوظ رہے۔

دارالعلوم حقانیہ اور بشارتِ منامی اسی مجلس میں احقر نے حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی خدمت میں حضرت مولانا اسید اللہ صاحب مدرس دارالعلوم کا وہ خواب عرض کیا جو انہوں نے اس سال کے آغاز میں احقر سے بیان فرمایا تھا وہ یوں کہ:-

مولانا صوف خواب میں دیکھتے ہیں کہ روسی ٹینک، بلڈوزر اور فوجیں دارالعلوم حقانیہ پر حملہ آور ہیں اور مسجد کے جانب شمال میں طلبہ دورۂ حدیث کے کمرے ان کا ہدف ہیں۔ اس کو گرانا اور یہاں سے تباہی کا آغاز کرنا چاہتے ہیں۔ مولانا اسید اللہ صاحب خواب میں روسی دشمن کے یہ ناپاک اور بدترین عزائم اور خطرناک صورت حال دیکھ کر پریشان ہو جاتے ہیں۔ اسی اضطراب و پریشانی میں اچانک دارالعلوم کی مسجد کے صحن میں انہیں جناب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت و ملاقات کا شرف حاصل ہو جاتا ہے بے تابانہ انداز میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ یہاں کیسے تشریف لائے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیکھئے یہ منظر آپ کے سامنے ہے میں دارالعلوم کی حفاظت اور دفاع کرنے آیا ہوں۔ یہ خواب سن کر حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم کے چہرۂ اقدس پر فرط مسرت سے فرحت و انبساط کی لہریں دوڑ گئیں۔ زبان پر عجز و انکسار اور شکر و حمد کے کلمات جاری ہوئے اور ارشاد فرمایا۔

"مبارک ہو مبارک ہو"، یہ سب اللہ کریم کی کرم نوازی ہے۔ یہ سب کچھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات کا صدقہ ہے یہ ان ہی کی شفقتیں و عنایتیں ہیں۔ یہ خواب ہم سب کے لئے اور دارالعلوم کے خدام و منتظمین و معاونین کے لئے اور حقانی برادری کے لئے ایک ڈھارس ہے۔

یہ محض عقیدت ہی نہیں بلکہ عین شریعت ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ۔

من رانی فی المنام فقد رانی فان الشیطان لا یتمثل بی۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے گویا فی الواقع مجھے ہی دیکھا کہ شیطان کو میری شکل و صورت بنانے کی طاقت نہیں ہے۔

× × × ×

بقیہ از اداریہ

نے سالہا سال کام کیا، نے اس ذمہ داری کے قبول کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس میں تکوینی امور اور غیبی اشارات شامل ہیں، قبول نہیں کرو گے تو اللہ کی بارگاہ میں مجرم ثابت ہو گے۔ چنانچہ جناب مدیر الحق نے اپنی ناتوانی و بے چارگی اور گنہ گاری و کمزوری کے ہزار اعتراف و معذرت کے باوجود جب ہزاروں علماء کا اصرار اور حضرت امیر مرکزیہ کا حکم بدستور رہا تو آپ نے تعمیل حکم و اطاعت کو اپنے دین و ایمان کا تحفظ اور دنیا و آخرت کی سعادت کا ذریعہ سمجھا اور اب دیگر دسیوں مشاغل کے ساتھ ساتھ کاروان ولی اللہی کی نظامت علیا کے منصب جلیل کی ذمہ داریاں بھی آپ کے سر آگئی اور انشاء اللہ آپ کا انتخاب جمعیۃ علماء اسلام کے مشن اور تحریک نفاذ شریعت کی تکمیل کے لئے نیک فال ثابت ہوگا۔

توقع ہے کہ جمعیۃ کے اکابر مشائخ، علماء کرام، کارکن، الحق کے قارئین اور مخلصین حسب سابق جناب مدیر الحق کے لئے دعا فرما دیں گے کہ باری تعالیٰ انہیں اس نئی اور اہم ذمہ داری کے پیش نظر خدمت دین اور مساعی غلبۂ اسلام کے مزید بہترین مواقع عطا فرما دیں اور دنیا و آخرت کی سرخروئیوں سے نوازے۔

"ادارہ"

ایک مرتبہ ایک مخلص اور دیندار اور ہمارے ثقہ بزرگ نے خواب دیکھا کہ دارالحدیث کے مغربی دروازہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دارالحدیث ہال میں تشریف لائے۔ چہرۂ انورؐ پر مسرت کے آثار نمایاں تھے اور بڑی خوشی کا اظہار فرمایا۔

مولانا سعید احمد حقانیؒ جو دارالعلوم کے فاضل اور بلوچستان کے ایک دینی مدرسہ میں مدرس ہیں نے اسی مجلس میں اپنا ایک خواب بیان فرماتے ہوئے عرض کیا۔

حضرت! کچھ عرصہ قبل میں نے بھی ایک خواب دیکھا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دارالعلوم تشریف لائے ہیں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیسے تشریف لانا ہوا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا۔

دارالعلوم میں ایک طالب علم بیمار ہے اس کی بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی نے ارشاد فرمایا۔

جی ہاں! یہ سب منامی مبشرات ہیں مشکل اوقات میں اللہ کریم نے ایسے مبشرات سے ڈھارس بندھوائی ہے ظاہری حالات جو ہیں وہ تو معلوم ہیں، بظاہر اسباب اور کوئی وسیلہ نہیں ہے۔ ہمارے پاس جو کچھ بھی ہے وہ صرف اور صرف اللہ رب العزت کی ذات پر بھروسہ اور جناب رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ ہے اب ملکی حالات بھی آپ کو معلوم ہیں دارالعلوم ہے، شریعت بل کا مسئلہ ہے، متحدہ شریعت محاذ، کا مسئلہ ہے ایک طرف حکومت سے مقابلہ ہے دوسری طرف لادینی قوتوں سے ٹکر ہے۔ ایسے حالات میں اللہ کریم نے جو ہم پر فضل فرمایا ہے اور اعتدال کی راہ بخشی ہے تمام عمر کے سجدوں سے بھی اس کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے ⁂

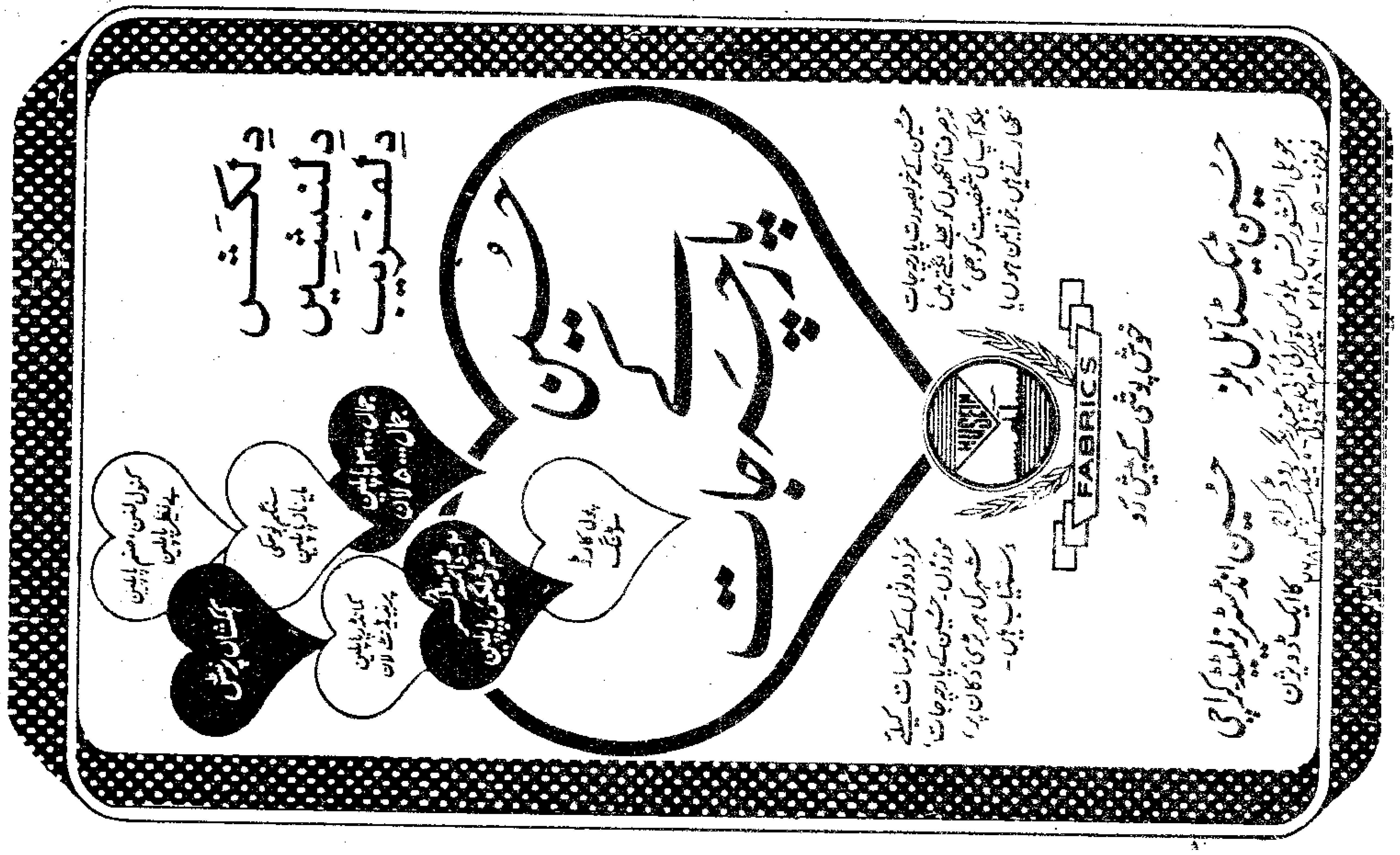

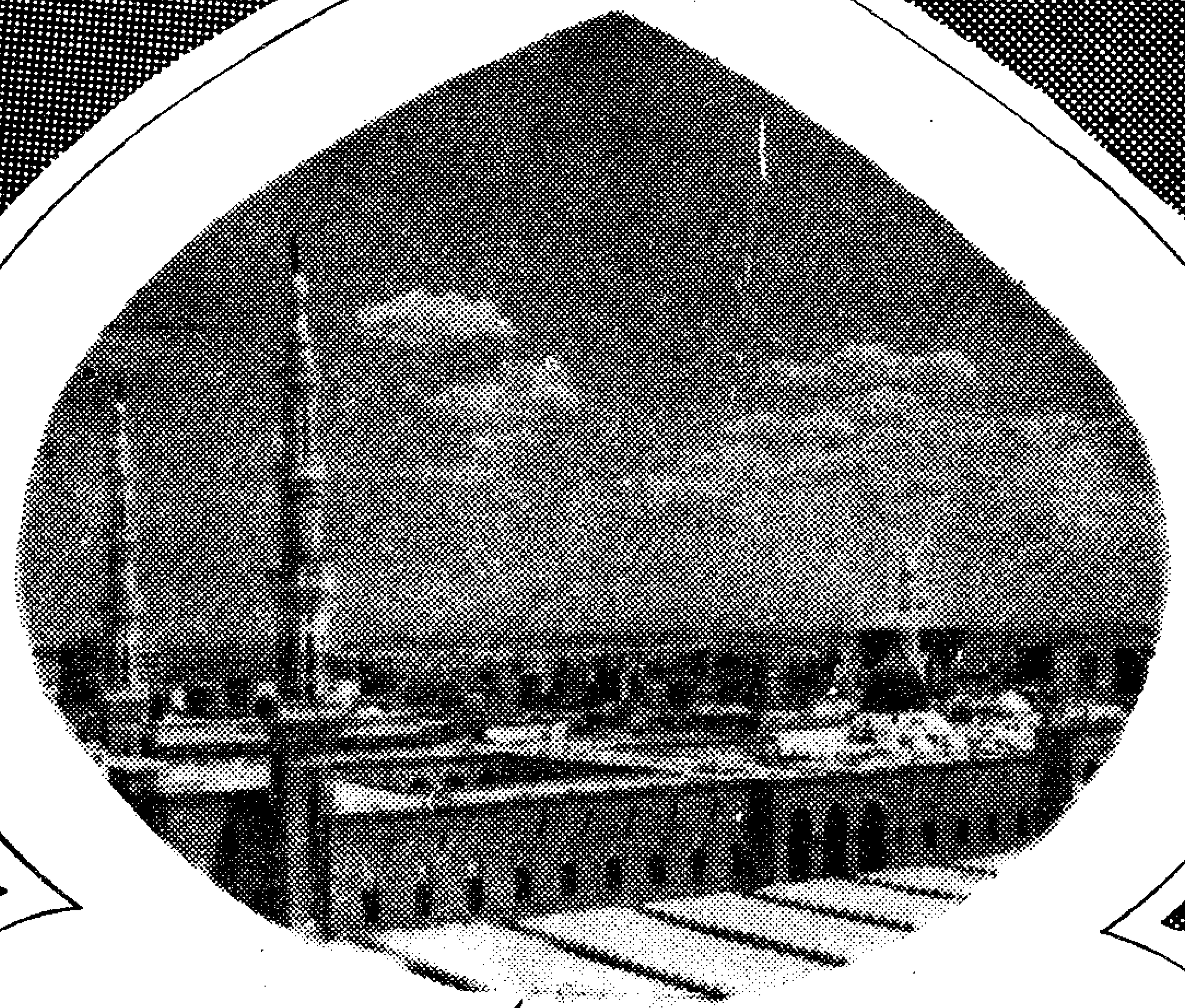

اس کے ماتھے کا پسینہ خشک ہونے بھی نہ پائے
آپ محنت کا صلہ دے دیجئے مزدور کو
کاش ہر آجر کے ہو پیشِ نظر قولِ رسولؐ
حرفِ آخر مان لے دنیا اسی دستور کو
ہو رسولؐ اللہ کا کردار اگر خضرِ حیات
خود ہی آدابِ حیات آجائیں گے جمہور کو

PAKISTAN TOBACCO
PTC
COMPANY LIMITED

TELEGRAMS : PAKTOBAC AKORA KHATTAK

TELEPHONES : NOWSHERA 498 & 599

PAKISTAN TOBACCO COMPANY LIMITED

AKORA KHATTAK FACTORY P. O. NOWSHERA
(N. W. F. P.—PAKISTAN)